

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا



الْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي
الْفُتَاوَى الرَّضَوِيَّةِ

فتاویٰ رضویہ



جلد 6

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تصنیف لطیف۔۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

تحریمی ہے یعنی حرام کی مقارب، گناہ کی مجال، اعادۂ نماز کی موجب،

کما ائینا علیہ عرش التحقيق بحول ربنا
ولی التوفیق فی تحریرنا مستقل انیق و
اجبتا فیہ عسایتوا ای من خلاف هذا القول
التحقیق بقول اهل التدقیق ولندکر
طرقا من الکلام افادة لسنید التوفیق۔
جیسا کہ اس پر ہم نے اپنی مستقل تصنیف لطیف میں
اپنے رب کے فضل و کرم سے خوب تحقیق کی ہے اور
اس محقق قول کے خلاف شبہات کا جواب بڑی دقیق نظر
سے دیا ہے، مزید توفیق کے لئے کچھ گفتگو یہاں
کر دیتے ہیں۔ (د ت)

علماء فرماتے ہیں نماز اعظم شعا یردین ہے اور بدعت رک کی توہین شرعاً واجب، اور امامت میں اُس کی توقیر و تعظیم
مقصود شرع سے بالکل مجانب۔ طہرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور بیہقی شعب الایمان
میں ابراہیم بن سیرہ مخفی سے مرسلہ راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
من وقف صاحب بدعة فقد اعانت علی
هدم الاسلام۔
جو کسی بدعت کی توقیر کرے اس نے دین اسلام کے
ڈھالے پر مدد کی۔

اقول والله التوفیق اولاً ظاہر ہے کہ امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو۔ حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انما جعل الامام لیؤتیر بہ۔ مرواۃ الاثمة
احمد والبخاری ومسلم وغیرہم عن ام
المؤمنین الصمدیقة وعن انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہما۔
امام تو اسی لئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔
اس کو ان کے کرام احمد، بخاری، مسلم وغیرہ نے
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اور حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اذا مدح الفاسق غضب الرب ولهت لذلك
العرش یمہ مرواۃ الامام ابو بکر بن ابی الدنیا
لشعب الایمان باب ۲۶ فصل فی مجاہدۃ النفس والمبتدعة۔ دارالکتب العلمیہ بیروت ۶/۶۱

اے صحیح البخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم بہ۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۹۶-۹۵
اے الکامل لابن عدی ترجمہ سابق عبداللہ الرقی مطبوعہ دار الفکر بیروت ۴/۱۳۰۷ اور ۵/۱۹۱۷
شعب الایمان مطبوعہ بیروت ۴/۲۳۰ ۷ تاریخ ابن عساکر مطبوعہ بیروت ۶/۴۰
تاریخ بغداد مطبوعہ بیروت ۷/۲۹۸ اور ۸/۴۲۸

فی ذم الغیبة عن النسخ خادم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابن عدی
فی الکامل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما۔

ہل جاتا ہے۔ اسے امام ابو بکر بن ابی الدنیائے کتب
ذم الغیبت میں حضرت انس خادم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور ابن عدی نے الکامل
میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا ہے۔

اور امام عبد العظیم منذری زکی الدین علیہ الرحمۃ الی یوم الدین نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک
ترہیب اس بارے میں لکھی کہ فاسق یا بدعتی کو سردار وغیرہ کلمات تعظیم سے یاد نہ کیا جائے،
حدیث قال الترہیب من قوله لفاسق او
مبتدع یا سیدی او نحوھا من الکلمات
الدالة علی التعظیم

ان کے الفاظ یہ ہیں کہ فاسق یا بدعتی کو یا سید وغیرہ
تعظیم کے الفاظ کے ساتھ پکارنا منع ہے۔

پھر اس میں حدیث بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں :

لا تقولوا للمنافق یا سید فانہ ان یسکن
سیدا فقد استخطتم من یکم عز وجل
مرواۃ ابوداؤد والقیسی باسناد صحیح
اور حاکم کے لفظ یہ ہیں :

منافق کو اسے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا
سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عز وجل کو
ناراض کیا۔ اسکو ابوداؤد اور قسانی نے صحیح سند کے ساتھ
روایت کیا ہے۔

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب
ربہ عز وجل۔ قلت وہکذا الخرجہ
البیہق فی شعب الایمان۔

جب کوئی شخص منافق کو اسے سردار کہہ کر پکارے
تو بیشک وہ اپنے رب عز وجل کو غضب میں لایا
میں کہتا ہوں اور یونہی اس کو بہق نے شعب الایمان
میں نقل کیا ہے۔

سبحن اللہ! جب فاسق و بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں صرف محل خطاب میں بلفظ سردار

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۵۷۹/۳	مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر	الترغیب والترہیب	الترہیب من قوله	لفاسق الخ	مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر	۵۷۹/۳		
"	"	"	"	"	"	"	"	"
"	"	"	"	"	"	"	"	"

نہ کرنا موجب غضب الہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقتہً امام و مقرر بنانا اور آپ اس کے تابع و پیرو بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا اور بے شک جو بات باعث غضب و کین عز و جل ہو اس کا کوئی درجہ کراہت تحریم ہے۔

ثانیاً ابو نعیم علیہ میں اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اهل البدعة شر الخلق والخلق لہ بدعتی لوگ تمام جہان سے بدتر ہیں۔
 بشیخی کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
 لا یقبل اللہ لصاحب بدعة صلوة ولا صومہ ولا صدقة ولا حجاب ولا عمرة ولا جہاد اول صوفاء ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین۔
 اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل نہ مذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

امام دارقطنی والرحمہم محمد بن عبد الواحد قرائی اپنے جُزء حدیثی میں ابوالامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
 اصحاب البدع کلاب اهل النار۔ اہل بدعت دو ذخیوں کے گتے ہیں۔

اور ان کے سوا بہت حدیثیں بد مذہبوں کی مذمت شدیدہ میں وارد ہوئیں اور پُر ظاہر کہ نماز مقام مناجات و رزق اور تمام اعمال صالحہ میں معزز و ممتاز ہے کیا نفاق امت ایمانی گوارا کر سکتی ہے کہ ایسی جگہ ایسے اشراک کو بلا غدر اپنا پیشوا و مزار کیا جائے جن کے حق میں سکاں جہنم وارد ہوا مقل سلیم تو یہی کہتی ہے کہ اگر اہل بدعت و اہواؤ نہ اندہ کس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ظاہر ہوتے ان کے پیچھے

۲۸۹/۲	مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت	مردی از اہل سیدہ موصی	سہ حلیۃ الاولیاء
۲۲۰/۱	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت	فصل فی البدع	سہ کنز العمال
۸۹/۱	مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر	الترہیب من ترک السنۃ الخ	الترغیب والترہیب
۶ ص	مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور	باب البدع والجدل	سُنن ابن ماجہ
۲۱۸/۱	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت	فصل فی البدع	سہ کنز العمال
۵۲۸/۱	دار المعرفۃ بیروت	حدیث ۱۰۷۹	الجامع الصغیر مع فیض القدر حدیث ۱۰۷۹

نماز سے جانعت آتی نہ کہ صرف خلافتِ اولیٰ ہے پھر تو کچھ مضائقہ نہیں۔

قَالَ الشَّاهِدِيُّ بِمَنْفَعَتِهِ هَذَا هُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي تَنْفَرُ مِنْهُ وَدُورِي وَاجِبٌ، وَلِهَذَا قَرَأَ فِي مَجْلِدِيهِ ارشاد فرمایا:
وَأَمَّا يُبَيِّنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدُّعَاءِ كَرِهِي اور اگر شیطان تجھے بھٹلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے
صَمَّ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۱۱

اور اسی نے احادیث میں فرقِ باطلہ سے قرب و اختلاط کا منع کیا احمد ابو داؤد و حاکم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا تَجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تَقَاتِحُوهُمْ ۱۱
عَقِيلٌ وَابْنُ حَبَّانٍ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَأْيَ حُضُورِ رَسُولِ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاتُ هِيَ،
إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَنِي أَصْحَابِي وَأَصْهَابِي بِشَكِّ اللَّهِ تَعَالَى نَعْنِي جَعَلَ بِسَمْعِهِ فَرَمَاتُ هِيَ
وَسِيَا قَوْمٌ لِيُحِبُّوهُمْ وَيَنْفَقَهُوهُمْ فَلَا أَصْحَابٌ وَأَصْهَابُ خَنَ لَمْ يَكُنْ قَرِيبَ أَيْكٍ قَوْمٌ آتَى كِي
تَجَالِسُوهُمْ وَلَا تَشَارِبُوهُمْ وَلَا تَوَاصَلُوهُمْ كَمَا نَحْنُ بِرَأْيِهِمْ وَأَنَّ كِي شَانَ كُفَّاهُ كِي قَمُ أَنَّ كِي
وَلَا تَنَاجَوْهُمْ ۱۱ پاسب نہ جیٹنا نہ اُن کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا
۱۱

۱۱ network.org نہ مشاوی حبیب و کرنا۔

جن کے پاس بیٹھا خدا و رسول کرنا پسند ہو جل جلالہ و صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں امام بنانا شروع کیونکہ گوارا فرمائے گی
وَالْمَكْرُوهَاتُ تَنْزِيهًا سَا ثَمَّ مَشْرُوعٌ يَجَامِعُ الْأَجَاةَ
كَمَا نَحْنُ عَلَيْهِ الْعُلَمَاءُ الْكُورَامُ وَذَكَرْنَا
تَحْقِيقُهُ فِي رَسَالَتِنَا جَمَلٌ مَجْلِيَّةٌ إِنَّ الْمَكْرُوهَةَ
تَنْزِيهًا لَيْسَ بِمَعْنِيَةٍ ۱۱
ہم نے اپنے رسالے ”جمل مجلیۃ ان المکرورہ تنزیہاً“ میں کی ہے (مت)

بلکہ اسی حدیث میں روایت ابن حبان ان لفظوں سے ہے:

۶۸/۶	سُورَةُ الْقُرْآنِ	باب درباری المشرکین	مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور	۲۹۳/۲
۶۸/۶	سُورَةُ الْقُرْآنِ	باب درباری المشرکین	دار الفکر بیروت	۳۰/۱
۶۸/۶	سُورَةُ الْقُرْآنِ	باب درباری المشرکین	دار الفکر بیروت	۸۵/۱
۶۸/۶	سُورَةُ الْقُرْآنِ	باب درباری المشرکین	دار الفکر بیروت	۱۲۶/۱

فَلَا تَوَافِكُوهُمْ وَلَا تَقْسِرُوا بِهِمْ وَلَا تَصْلُوا عَلَيْهِمْ
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ ان کے جنازے
کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

سوال: اب ابن ماجہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لَا يَوْمَ فَاجِرٍ مَوْثِقًا إِلَّا أَنْ يَقْهَرَهُ بِسُلْطَانٍ يَخَافُ
سیفہ اوسطہ ۳۰
ہرگز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ
وہ اُس کو بزورِ سلطنت مجبور کرے کہ اُس کی تلوار یا کوڑے
کا ڈر ہو۔

بلکہ ابن شاکین نے کتاب الاذام میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

تَقْرِبُوا إِلَى اللَّهِ بِغَضِّ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَ
لَقَوْمِهِمْ بِوَجْهِ مَكْفُورَةٍ وَ لَتَيْسُوا أَرْضًا
اللَّهُ يَسْخَطُهُمْ وَ تَقْرِبُوا إِلَى اللَّهِ بِالتَّوْبَةِ
اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اور ان
سے ترش رو ہو کر طوار اللہ کی رضا مندی ان کی خفگی
میں دوسو دو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے
چاہو۔

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو بدت عین کا کیا پڑ چننا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار درجہ بدتر ہیں ان کی نافرمانی
فروع میں ہے ان کی اصول میں وہ گناہ کرتے اور اُسے برا جانتے ہیں یہ اُس سے اشد و اعظم میں مبتلا اور اُسے
عین حق و ہدی جانتے ہیں، وہ گناہ گاہ نادیم و مستغفر، یہ گناہ و بے گاہ مصر و مستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف
رجوع لاتے ہیں اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور ضلعا کو عزیز و مقرب دربار بتاتے ہیں یہ جتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اتنا
ہی اپنے نفس مغرور کو اعلیٰ و بالا اور اہل حق و ہدایت کو ذلیل و پر خطا ٹھہراتے ہیں و لہذا حدیث میں ان کی نسبت بدترین

۱۔ کنز العمال الباب الثالث فی ذکر الصحابة الخ حدیث ۳۲۵۲۹ مطبوعہ مکتبۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/۵۴
۲۔ صاحب کنز العمال فی ابن النجار عن انس کا حال دیا ہے۔

۳۔ سنن ابن ماجہ باب فرض الحجۃ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ص ۷۷
۴۔ الفردوس بآثار الخطاب حدیث ۲۳۲۰ باب الناء مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۵۶/۲
۵۔ کنز العمال حدیث ۵۵۱۸ و ۵۵۸۵ بحوالہ شاکین مکتبۃ الرسالۃ بیروت ۳/۶۶ - ۸۱

خلق وارد ہوا کہما روینا (جیسا کہ اس سے متعلق روایت ہم ذکر کر آئے ہیں۔ ت: اور فقیہ شریعت میں ہے،
 المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وهو اشد من المفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یتقصر بخلاف المبتدع۔
 بدعتی، اعتقاد کے لحاظ سے فاسق ہوتا ہے جو کمال کے اعتبار سے فسق سے کہیں بدتر ہے کیونکہ فاسق اپنے فاسق ہونے کا معترف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور معافی مانگتا ہے بخلاف بدعتی کے (ت:)
 بالجملة بدعتی فی نفس الیسی ہی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباہنت یقینی ہے اور اس کے بعد منہ پر دوسری دلیل کی چنداں حاجت نہیں، کس کا دل گوارا کرے گا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا مناجات الہی میں اس کا مقتدا ہو، علامہ یوسف حلوی ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح صدر الشریعۃ العظمیٰ میں فرماتے ہیں،
 بداعة المبتدع یقضى فی عدم الاقتداء به بدعتی کی بد اسکی عدم اقتدا کا نفاذ کرتی ہے خصوصاً سیما فی اہم امور الدین۔
 رد المحتار میں ہے،

المبتدع تنکیر امامتہ بكل حال۔ بدعتی کی امامت ہر حال میں مکروہ ہے (ت:)
 علامہ ابراہیم حلوی نے تصریح فرمائی کہ فاسق و مبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے مذہب اور امام احمد کی ایک روایت میں تو ان کے پیچھے نماز اصلاً ہوتی ہی نہیں جیسے کسی کافر کے پیچھے۔ شرح صغیر بدعتی میں فرمایا،

یکرة تقدیم الفاسق کراہۃ تحسیر و فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک عند مالک لا یجوز تقدیمہ وهو رواية عن احمد و کذا المبتدع۔ کے نزدیک اس کی تقدیم (امامت) جائز ہی نہیں اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے اور یہی حال بدعتی کا ہے۔ (ت:)

علامہ طحاوی حاشیہ رد المحتار میں فاسق و بدعتی کے پیچھے نماز کے باب میں فرماتے ہیں، انکراہۃ

۵۱۴ ص	مطبوعہ سید اکیڈمی لاہور	فصل فی الامامة	ملہ غنیۃ المستملی شرح نیت المصلی
۲۹۸/۱	مطبع اسلامید لاہور	فصل فی الجماعۃ	ملہ ذخیرۃ العقبی
۴۱۴/۱	مصطفیٰ البابا بی مصر	باب الامامة	ملہ رد المحتار
۲۶۴ ص	مطبع مجتہدانی دہلی	مباحث الامامة	ملہ صغیر شرح نیت المصلی

فیه تحریر بیستہ علی ما سبق (اس میں کراہت تحریری ہے جیسا کہ پہلے گزارشات) بحر العلوم عسبہ علی الحسنی نے ارکان اربعہ میں دوبارہ تفضیلیہ فرمایا :

اما الشيعة الذين يفضلون عليا علي الشيعين ولا يطعنون فيهما اصلا كالزيدية فيجوز خلعهم الصلاة لكن تكره كراهة شديدة. ایسے شیعہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہوں اور ان دونوں پر طعن بھی نہ کرتے ہوں مثلاً فرقہ زیدیہ، تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے لیکن شدید کراہت ہے (دست)

جب تفضیلیہ کہ صرف جناب مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حضرات شیخین پر افضل کہنے سے مخالف اہلسنت ہوئے باقی ان کی سرکار میں معاذ اللہ گستاخی نہیں کرتے ان کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہوگی یہ تو اشد مبتدعین جن کی اہلسنت سے مخالفیتیں غیر محصور اور محبوبانِ خدا پر طعن و تشنیع ان کا دائمی دستوران کے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہئے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو شخصوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا اور اس کی وجہ یہی فرمائی کہ یہ بدعتی ہیں۔

فی شرح الفقه الاکبر من مفاتیح السعادة عن تلخیص النواہدی عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال فی رجلین یتنازعان فی خلق القرآن لا تصلوا خلفهما قال ابویوسف فقلت اما الاول فنصم فاته لا یقول بعد من القرآن واما الاخر فما بالہ لا یصلی خلقہ فقال انہما یتنازعان فی الدین والمناسکۃ فی البدین بدعتۃ قال القاری ولعل وجه ذمہ الاخر حدیث اطلاق فانه محدث انزالہ ثم اقول نعم الامام اطلع منہ

شرح فقہ اکبر میں مفاتیح السعاده سے تلخیص زادہی کے حوالے سے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دو اشخاص (جو خلق قرآن کے بارے میں تنازع کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا ان کی اقتدار میں نماز ادا نہ کرو۔ (ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ایک کے بارے میں تو بات کچھ میں آتی ہے کہ وہ قرآن کو قدیم نہیں مانتا، لیکن دوسرے میں کیا وجہ ہے کہ اس کی اقتدا میں نماز نہ ہوگی تو امام صاحب نے فرمایا وہ دونوں دین میں تناسلہ کر رہے ہیں حالانکہ دین میں تناسلہ بدعت ہے۔ علی قاری نے فرمایا دوسرے کی مذمت میں شاید یہ

۲۴۲/۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت
۹۹ ص مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
۵ ص مطبوعہ مصطفیٰ البانی مصر
باب الامارۃ فصل فی الجماعۃ فصل علم التوحید علی سائر العلوم

علیٰ انہ یزید المرء لیخجل صاحبہ حکمت ہو کہ اُس نے مطلقاً اسے قدیم کہا حالانکہ اس کا
لا اظہار الحق واللہ تعالیٰ اعلم۔ انزال حادث ہے اور اقول (میں کہتا ہوں) شاید
امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے اس ارادے سے آگاہ ہوں کہ اس کا مقصد حق کا اظہار نہیں بلکہ ریاکاری
کے طور پر دوسرے ساتھی کو شرمندہ کرنا ہو واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

بلکہ محرم المذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام اعظم و امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روا
کی کہ بد مذہب کے پیچھے نماز اصلاً جائز نہیں جتنی علامہ کمال الدین بن الہمام فتح میں فرماتے ہیں :

روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف ان امام محمد نے امام ابو یوسف اور امام ابو یوسف دونوں سے
الصلاة خلف اهل الاھواء لا تجوز۔ روایت کیا کہ بد مذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے

اسی میں روایت امام ابو یوسف لایجوز الا قداً بالمتکلم وان تکلم بحق (کلامی کے پیچھے نماز
جائز نہیں اگرچہ حق کے ساتھ متکلم ہو۔ ت) کی شرح میں امام ابو جعفر ہندوانی سے نقل کیا :

یجوز انیسکون مراد ابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اس سے امام ابو یوسف کی مراد وہ شخص ہے جو علم
من یناظر فی دقائق علم الکلام انتہت کلام کے دقائق میں مناظرہ کرے انتہی اقول

اقول المناظرة فی دقائق لا یرید علی (میں کہتا ہوں) علم کلام کے دقائق مناظرہ زیادہ سے
بدعة او فسق و علی کل یضید عدم الجواز زیادہ بدعت یا فسق کا سبب ہے اور ہر صورت

خلف المبتدع کما لیس بعقبات۔ میں یہ واضح کر رہا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز جائز
نہیں، جیسا کہ مخفی نہیں (ت)

غیاث الحق پھر مفتاح السعادة پھر شرح فقہ اکبر میں امام ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے : لا تجوز
خلف المبتدع (بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ت) اقول وباللہ التوفیق جواز کسی معنی صحت مستعملی

ہوتا ہے بقول البیہ عند اذان الجمعة یجوز ویکرہ ای یصح ویمنع (جیسے تو لکھ جمعہ کی اذان
کے وقت ضرور فروخت جائز اور مکروہ ہے یعنی صحیح مگر منع ہے۔ ت) اور گاہے معنی علت لا تجوز الصلاة

لہ فتح القدیر باب الامامة مطبوعہ مکتبہ نور بر رضویہ سکھر ۳۰۴/۱

لہ " " " " " " " " " " " "

لہ " " " " " " " " " " " "

لہ شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری فصل علم التوحید علی سائر العلوم مطبوعہ معینۃ البانی مصر ص ۵

سیدی احمد مصری اُس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں :
قوله فتجب اهانته شرعاً فلا يعظم بتقديره
للامامة تبع فيه التريعي ومفاد كونه انكراهة
في الفاسق تحريمية -

اس کا قول "پس اس کی اہانت واجب ہے تو امامت
کا منصب جسے کہ اس کی تعظیم نہ کی جائے" تریعی نے
اسی کی اتباع کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فاسق کی
تعظیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے (دست)

اور حاشیہ شرعی علاقہ میں فرماتے ہیں :

اما الفاسق الا علم فلا يقدر لان في تقديره
تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شعوراً
ومفاد هذا انكراهة التحريم في تقديره
اه ابو السعود انتهى -

فاسق بڑے عالم کو مقدم نہ کیا جائے کیونکہ اس کی تعظیم
میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً لوگوں پر اس کی
اہانت لازم ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ تعظیم
فاسق مکروہ تحریمی ہے احابو السعود انتہی (دست)

علامہ محقق حلی غنیہ میں فرماتے ہیں :

العالم اولى بالتقديم اذا كانت يجنب
الفواحش وانت كاتم غير اوسع منه
ذكره في المحيط ولو استويا في العلم و
الصلاح واحد هما اقرأ فقد موالا اخبر
اساداً واولاً ثموت فالا ساعة لترك
السنة وعدم الاثم لعدم ترك
الواجب لانهم قد مواس جلاصالحا
كذا في فتاوى الحجة وفيه اشارة
الى انهم لو قد مواسقايا ثموت
بناء على ان كراهة تقديره
كراهة تحريم لعدم اعتناشه

عالم تعظیم (امامت) کے لئے بہتر اس وقت ہے جو
وہ فاحش نکال دے اور اپنے والا ہو اگرچہ وہاں اس سے
زیادہ کوئی صاحب حق ہی موجود ہو، اس کا ذکر محیط میں
ہے اور اگر دونوں علم وصلاح میں برابر ہوں مگر ایک
اچھا قاری ہے اس صورت میں اگر لوگوں نے دوسرے
کو مقدم کر دیا تو بڑا کیا مگر گناہ گار نہ ہوں گے اسادت
ترک سنت کی وجہ سے اور عدم گناہ واجب کو
ترک نہ کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ انہوں نے صالح
شخص کو ہی امام بنایا ہے، فتاویٰ حج میں اسی طرح
ہے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر
انہوں نے کسی فاسق کو مقدم کر دیا تو گناہ گار ہوں گے

لے حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح فصل فی بیان الاتقی بالامامة مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۵
لے حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار باب الامامة دار المعرفۃ بیروت ۱/۲۴۳

بن النعمان بن مقرن وابن ماجة وعنه
ابن هريرة وعنه سعد بن ابی وقاص والدارقطنی
فی الاخراد عن جابر بن عبد الله عن رسول الله
تعالى عنهم اجمعين۔

فسق دوم عن علی بن ابی حمیر بن بسط حسن ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ثلاثة لا يستخف بحقوقهم الامنافقة والشبهة
فی الاسلام وروضة العلم واما مہمسط۔

احمد بن حسن واللفظ لہ اور طبرانی وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ليس من اُمتي من لم يبجل كبيروتا ويحرم
صغيرنا ويعرف لعنايتہ

مسند الفردوس میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور کریم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
العالم سلطان الله في الارض فمن وقع فيه
فقد هلك۔ والعياذ بالله تعالیٰ

فسق سوم عداوت عامر اہل عرب و حجاز انھیں جو تعصب ان کے ساتھ ہے ہی خوب جانتے ہیں،
قد بدلت البغضاء من اقواہم وما تخفى
همم ورجم اکبوت۔

اور اس کی وجہ مخالفت مذہبی کے علاوہ بار بار بتکار علما سے عرب کے فساد سے ان کی تضلیل و تذلیل
میں آنا اور یکایات و مراتب ان کے ہم مذہبوں کا دباؤ و لٹیں اور سزا میں پانا جس کی حکایات خواص و عوام میں مشہور

۱۔ المعجم الکبیر مروی از ابو امامہ باہل
۲۔ مسند احمد بن حنبل حدیث عبادہ بن الصامت
۳۔ کنز العمال بحوالہ مسند الفردوس عن ابی ذر حدیث ۲۸۶، ۲۸۷ کتاب العلم
۴۔ المستدرکات ۱۱۸/۳
۵۔ مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۲۲۸/۸
۶۔ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲۲۳/۵
۷۔ مطبوعہ مکتبۃ الرسالہ بیروت ۱۳۴/۱۰